124290 ـ اذان فجر كے دوران جماع كرنا

سوال

ميں نے رمضان المبارك ميں فجر سے قبل بيوى سے ہم بسترى كى اور اسى حالت ميں تھا تو اذان شروع ہو گئى اور اذان ختم ہونے سے قبل ہم بسترى ختم كر دى كيونكہ ميرا خيال تھا كہ اذان ختم ہونے تك جماع كيا جا سكتا ہے، كيا ميرے ذمہ كچھ لازم آتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب مؤذن طلوع فجر كے وقت اذان ديتا ہو تو طلوع فجر سے ليكر غروب آفتاب تك روزہ توڑنے والى اشياء سے اجتناب كرنا واجب ہو جاتا ہے، لہذا جب مؤذن اللہ اكبر كہے تو فورا كھانے پينے اور جماع اور روزہ توڑنے والى اشياء سے رك جانا چاہيے.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب طلوع فجر ہو جائے اور اس كے منہ ميں كھانا ہو تو اسے باہر نكال دينا چاہيے، اگر تو وہ منہ سے باہر نكال ديتا ہے تو اس كا روزہ صحيح ہے، اور اگر اس نے نگل ليا تو اس كا روزہ ٹوٹ گيا...

اور اگر طلوع فجر ہو چكى ہو اور وہ بيوى سے مجامعت كر رہا ہو اگر تو فورى طور پر وہ رك جاتا ہے تو اس كا روزہ صحيح ہے، ليكن جب فجر طلوع ہو چكى ہو اور اسے طلوع فجر كا علم بھى ہو چكا ہے اور وہ پھر بھى مجامعت كرتا رہے تو اس كا روزہ باطل ہو جائيگا، اور اس ميں علماء كا كوئى اختلاف نہيں اور مذہب كے مطابق اس پر كفارہ ادا كرنا لازم ہے " انتہى

ديكھيں: المجموع (6 / 329).

اور ان كا يہ بھى كہنا ہے كہ:

" ہم ذکر کر چکے ہیں کہ طلوع فجر ہو جائے اور کسی کے منہ میں کھانا ہو تو اسے منہ سے باہر نکال دینا چاہیے اور وہ اپنا روزہ پورا کر لے، لیکن اگر وہ طلوع فجر کا علم ہو جانے کے بعد اس کھانے کو نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائیگا، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس کی دلیل ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کی حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلال رات کے وقت اذان دیتے ہیں تم کھایا پیا کرو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، اور صحیح بخاری میں اس معنی کی اور بھی کئی احادیث ہیں " انتہی

دیکھیں: المجموع (6 / 333).

اس بنا پر؛ اگر تو آپ کے محلہ کی مسجد کا مؤذن طلوع فجر کے وقت اذان دیتا ہے تو آپ کو اللہ اکبر سنتے ہی جماع سے رك جانا چاہیے.

اور اگر آپ کو علم ہو کہ مؤذن طلوع فجر سے قبل اذان دیتا ہے یا آپ کو شك ہو کہ پتہ نہیں وہ طلوع فجر سے قبل اذان دیتا ہے یا پھر طلوع فجر کے بعد تو آپ پر کچھ لازم نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے صبح یعنی طلوع فجر واضح ہونے تك کھانا پینا اور جماع مباح کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اب تمہیں ان (بیویوں) سے مباشرت کی اور اللہ تعالی کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تك روزے کو پورا کرو البقرۃ (187).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی شخص دوران اذان یا اذان ختم ہونے کے پندرہ منٹ بعد سحری کا کھانا کھائے تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر سوال میں مذکور شخص کو علم ہے کہ یہ طلوع فجر سے قبل تھا تو اس پر قضاء نہیں، اور اگر اسے علم ہو کہ یہ طلوع فجر کے بعد ہے تو اس پر قضاء ہو گی.

لیکن اگر اسے علم نہیں کہ آیا اس کا کھانا پینا طلوع فجر سے قبل تھا یا بعد میں تو اس پر کوئی قضاء نہیں، کیونکہ اصل میں رات کا باقی رہنا ہے، لیکن مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے روزے کے متعلق احتیاط سے کام لے اور اذان سنتے ہی کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے رك جائے، لیکن اگر اسے علم ہو کہ اذان طلوع فجر سے قبل ہوتی ہے تو پھر کھا سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 240).

دوم:

جب آپ اس حکم سے آپ جاہل تھے اور آپ کا خیال تھا کہ کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے اذان کے آخر میں رکنا چاہیے تو آپ پر کفارہ نہیں، احتیاطاً آپ کو اس روزہ کی قضاء میں ایك روزہ رکھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ دینی امور کا علم حاصل نہ کرنے کی کوتاہی پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے.

مزید آپ سوال نمبر (93866) اور (37679) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .